

نَشَہَا اَنْ کَالِہِ اِلَہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِکَ لَہٗ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُکَ وَاَنْ عَلَیْہِ سَلَامٌ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُکَ وَاَنْ اَمْرَہٗ کَلِمَۃُ اَلْقَاہَا اِلَیْہِمْ

وَسَافِحٌ

منشور محمدی

منہ

منشور محمدی کا سر بیان جاری رہتا ہے تا بہ ختم دوران شائع رہے با ہزار ترنمین امین امین الہی امین
منشور رسولان ہر محتاج بخام با خاتم و ہر آمدہ منشور محمدی توریہ بلا توریہ انجیل انجیل گویان صفت و یرت ہر در محمدی

ممنبر مطبوعہ ۵ ارجمہ الحرم المسیحی ۱۹۲۲ء مطابق ۱۳۴۱ ہجری شمسی ۶ جلد

یہ پرچہ انجمن خواستگار ترقی طریقہ محمدیہ کو جانب سے چکر شائع ہو گا جس قدر مبلغ اکٹھا کرے گا بابت بطور چند یا بطور قیامت حاصل ہو گا وہ کسی شخص کے تصرف میں آئے گا بلکہ اسی پرچہ کی جاکسی ہوا اور ترقی کرنے میں صرف کیا جائیگا یہ پرچہ وافع ہر جہت میں تین دفعہ ہر چوں ہند ہوں ہر چوں کو شائع ہو گا چہنچہ کو دوسرے روز خریداروں کے خدمت میں بھیجا جائیگا حضرات ناظرین سے سالانہ قیمت اسکی موہو محو ہو چہرہ و پریشانی لیا جائیگی مابقی کچھ شرط نہیں جو لوگ اس کے معنائیں لکھنے پر مستعد ہوں گے انکو بلا قیمت یہ پرچہ دیا جاوے گا جن صاحبوں کو اس انجمن سے یا اس کی نسبت کچھ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا از قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو محمد شہید لغنا ناظم انجمن خواستگار ترقی طریقہ محمدیہ بطور کما نام وادارہ فرماوین کہ تمام حساب و کتاب انہیں کو پاس ہے مقصود اسکا اجر حقیقت دین اسلام و اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بجا نہ آئیں

غزل لغتیہ

سر دیو آرم ہوتا ہی مغفون ہر وقت تھا	ہنو کیون نور و حد سے منور ہو چکا	شیم گیسو و اقدس کا مشاق و نہایت	کہ باطل دعویٰ و اس حق اور حق
کلام حمد میر انور رحمت سے منور ہی	سخن میر انور کس طرح موزون و طبع کا	شمال میں جو کہ کسی آفتاب موزون و موزون	تو نظروں میں نہیں ہر اکوی بھروسہ
میر انور خرم مغفون تھا ہی سے مرابت	مری یہ لغت احمدی صلی میر شفا	مدینہ چور جو ہر جہت سے تھے ہرین	مجھے آتا ہر ذرا و انکی اس عقل و فرست
خدا کو فضل کو ہی یہ سند توحید کافی	وینقہ بس ہے ہر مغفون حضرت کی رحمت	بکچھ لگا بھی کہی میں ہند اقدس طیب	از دیکھو لگا بھی ہے کہی میں جذب لغت
ہرین ہوتی کبھی یسکی ظاہر و باطن	نہ جب تک خدست کر کے پروردگار	خلاصی کی ہرین صورت ہرین مسلم کوئی لیکن	محمد کی شفاعت یا وسیلہ اسکی رحمت کا
الہی اس شفیق حالت کا ہو کیا کہنا	فسانہ جکے لب پر نام آخر تھا اسکا	بقیہ نہ محبت یاوریہ	
خداوند اوکھا ہر وہ میں گلشن طیب	ہر جس مادن کی پاس قدم کو باجنت کا	سوال موحّد (۶) اب مسیح جو آسمان پر ہی اسکا	
نصرت و اقدس ہر دم حسین متاثر	مجھے ہوتا ہی حاصل ہند میں نظر جنت کا	ہیت رکھتا ہے یا روحانی اور اس جسم کی تعریف کیا	

بقول آپ کے ذات جدا ہو کر بسم ہو تو ذات
خداوندی علم سے خالی ہوئی پس جسکو علم نہیں تو علم کے
بے سے یہاں و نادانی قائم ہوئی اس واسطے بقول
آپ کے خدا بھی بے علم اور نادان ٹھہرا۔ دوسرے یہ کہ جب
کلام متکلم سے یکبارگی بقول آپ کے جدا ہو گیا تو ظاہر ہے کہ
متکلم گونگار گیا۔ پس جب دو صفتیں خدا میں سے گم ہوں
تو خدا ذات خدا ناقص رہ گیا اور ظاہر ہے کہ ناقص ذاتی
کے لائق نہیں۔ جواب خز عیسیٰ صاحب یوں دیا اور پھیل
مطبوعہ لندن ۱۳۵۶ مطبع ولیم وائیس کے اڈھا کر قول یوں
ترجمہ اول کے باب اول ورس ۲۵ دیکھا کہ جس میں لکھا
تھا کہ خدا کی طاقت تو مومن عالم اور خدا کی کم زور مومن
سے زور آور ہی فرمائی گئی کہ آپ کی بات کا یہ جواب ہی۔
اوس وقت حافیزین خوب ہنسے اور کہا کہ جو بدترین صفات
ہیں سبحان اللہ وہ بھی آپ کی خدا میں موجود ہیں تو پس
ایسے خدا اور ایسے کلام خدا کو دور سے سلام ہی کہ ایسا
کلام ہرگز قابل تسلیم نہیں اور نہ ایسا بے وقوف خدا
خدا کی لئے لائق کیوں صاحب موا: اللہ پھر آپ کے احمق
خدا کہنا خدائی کرتے ہوں گے۔ اس پر خز عیسیٰ صاحب نے کہتے
کیا اور کچھ جواب نہ دیا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ آپ کے
کتب نہ میری سے یہ ثابت ہی کہ آپ تثلیث کے بابت
یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا کی ذات میں تین قائم
ہیں چنانچہ آپ بتایا۔ روح القدس اقنوم اول کہ جو
ذات خداوندی سے جدا ہے ہی اقنوم دوم بتایا کہ جو

علم و کلام سے متعلق ہے اقنوم سوم روح القدس کہ
جو حیات خداوندی سے مراد ہے پس یہ کہنا میرا صحیح
ہے یا غلط جواب پو اور حضار سے یوں ملا کہ فی الحقیقت
آپ درست فرماتے ہیں نہ منے عرض کیا صرف علم و
کلام و حیات کو علیحدہ علیحدہ اقنوم قرار دینا اس واسطے
مناسب و لائق نہیں کہ علامہ ان تین صفت مذکورہ کو
جمع صفات حقیقہ ثبوتیہ خداوندی باہم برابر ہیں۔
پھر یہ کیا انصاف ہی کہ ان دو صفتوں کو یعنی علم و
کلام تو علیحدہ علیحدہ اقنوم قرار دئے جائیں اور باقی
بجز اقنوم کے بیان کیا میں۔ پہلا آپ کو لازم ہے کہ جمع
صفات الہی کو مثل جمع و بصیرت و قدرت و صفت وغیرہ ہی
علیحدہ علیحدہ اقنوم قرار دیکر ہر ایک کو خدا کہو یعنی یوں
کہو کہ ذات خدا تو ہے مگر اوسکی ہر ایک صفت بھی خدا
ہے تو اس صورت میں سیکڑوں خدا ہیں جائیگا ورنہ
ترجمہ بلا مرجع لازم آوے گی اور آپ لوگ تین اقنوم سے
زیادہ کے قائل نہیں اسکا جواب یہ ملا کہ ذات خدا
کہہ کیونکر شناخت ہو سکتی ہے اور ہم مخلوق خالق کی
ذات کو کیونکر بتا سکتے ہیں میں نے کہا کہ صاحب طرح
اپنے تین کو پہچانا اور سیطرح بتائیے آخر میں اقنوم
جو تجویز کرے تو کس صورت سے ذرا جواب تو دیجئے۔
جواب یہ ملا کہ اس وقت ہم اسے کہانے میں دیر ہو گیا
ہے پھر حاضر ہو کر جواب دیا جائیگا۔ میں نے کہا کہ یہاں
تو آپ کا ہر گز نہ سمجھا جائیگا یا تو اٹھا جواب معقولی

دیکھتے دیکھتے اس وقت مجمع خدام میں انکار پکڑنے لگا کہ جواب ہمارا
 پاس نہیں جواب یوں عنایت ہوا کہ پھر اگر مجمع میں گفتگو
 کریں تو اس وقت میں بہت ضرور کام ہے آخر میں نے
 ماتھ پکڑ کر کہا کیوں آپکا جانا ہرگز ہنوں گا یا جواب دیکھتے دیکھتے
 یا انکار کئے تو اس وقت خرمیسی صاحب نے بہت غل اور تڑو
 چا کر کہا کہ دیکھو میرے اوپر ظلم کرتے ہیں اور مجھے گھر نہیں جانے
 دیتے اس بات پر تمام مجمع نے جو لوگ تھے ان کے اس
 خرافات پر خوب ہنسے ہلکے اور کئی ہماری لوگوں نے بھی سمجھا یا
 کہ صاحب آپ پریشان ایسا کیوں ہوتے ہیں خدا بخیر است
 کوئی چیز کچھ ظلم نہیں کرتا مگر جیسے اوہ ہوں نے جواب دینے
 میں مہارت اور سبقت سب پر کرے تھے اس طرح گریز میں
 بھی سب سے اولی کان دبا اور دم سیدھی کر کے چلے گئے۔
 دوسرے روز پادری حاجی غلام مسیح صاحب پھر آئے اور بہت
 شکایت خرمیسی صاحب کی عقل کی کرتے رہے زمانے تھے کہ
 صاحب اوسکو سوائے ڈینگ اور بانجی کے کہ اوسکو وہ پنا
 فخر جانتا ہے اور کیا آتا ہے الغرض حاجی کرچن صاحب بہت
 دیر تک ان کی ایسے ایسے توہینیں کر کے چلے گئے غصہ
 انہیں حسن علیخان دہلوی عرف براق نوی

قسط طنبیہ

ایک اجلاس میں ترکی وکیلوں نے دربارہ بندوبست شرط
 صلح بحث کرنے کو شمش طبع عمل میں لائی لیکن سلاطین یورپ
 کے دعوت کو جو معرفت لارڈ سالبری کے پیش ہوئے
 تھے قبول کیا۔ بعد ازاں لارڈ صند نے یہ کہا کہ جلسے کا

تہ ہو چکا ہے۔ جنرل گنایف سیٹروپ نے یہ کہا کہ اجلاس
 ہذا کے اٹھ جائیں جو ابھی سرکار روم کے در پر سے اور
 میں یہ امید رکھتا ہوں کہ سرکار نے اپنے عیسوی رعایا کے
 نسبت نیک برتاؤ برپا کی۔ اور روسی سر ویو ماننی نگر و
 کو نہیں ستا دیگی۔

جریدہ روزگار ناظرین باعز و تکیں پر واضح و لایح ہو
 کہ ۲۰ جنوری کے بلا مذکور کی مار سے جو فقرہ جلد کا خاتمہ
 ہو چکا ہے اور فقرہ ثانی جو اظہار سیٹروپ کا ہے۔ ان
 دونوں فقروں سے جنگ کا خاتمہ اور صلح کی بابت کا تصور
 غلط واقع اور خدشہ قیاس بحث میں الوجود ہے۔ از رو
 ظاہر باوجود اینچنین ساری و نقصان عقلی کے سلطنت عثمانیہ
 نے ان گزشتہ بھیکوں سے روسیہ کی چاب صلح قبول
 کر لیگی۔ اور یہی مذکور کے التجا و عاجز از گفتگو کی نسبت انکار
 فریب و ہندہ باتوں پر دہو کا پاویگی۔ نہیں نہیں یہ
 اقتضای خوش جنمی ہے خلاصہ مطلب تار مذکور کا یہ ہے
 کہ سلاطین اولوالعزم کے تجاویز جو معرفت لارڈ سالبری کے
 پیش ہوئے تھے وکلائی سلطنت عثمانیہ نے ان کے
 سونچے ہوئے تجویزوں کی تردید کی۔ آخر لارڈ
 سالبری نے فقرہ بلا مذکور کہ جلد کا خاتمہ ہو چکا ہے کو
 جو بولایا ہی باعث تھا کہ آج تک متعدد جلسے ہوئے
 اور سلطنت عثمانیہ نے کسی جلد میں سلاطین یورپ کی
 سوچی ہوئی کوئی ایک تجویز کو گوشہ خاطر میں جاگہ نہیں
 دی اس لئے ان جلسوں کا کرنا حاصل ٹھہرا اور جلد کا

ناگزیر ہو چکا کر کے جو بولا اس سے فقط صلح کو سون دوں
 ہے اور وہ جو جنرل اگنیف سیر روسیہ نے بعد ناامیدی
 تجاویزات اپنے کے نظریہ استقلال و جرات و تہوری ترکوں
 کے خایف ہو عاجز از کلام کیا تاکہ ہمارے عجز و الحاح پر دو
 عہدے پہنچا دیے اور اپنے دام تزویر میں آوے۔ سلطنت
 عثمانیہ ایسی کمقوت و نادان ہین جان کے منہ بونے ہند
 زوریوں سے اور اس کے مکر و کید سے زب کھاوے۔ سیفر
 مذکور کے کلام سے بوی صلح مشام عقل میں ہین آتی۔ مان
 صلح اس وقت میں متصور ہی کہ اسل روس خسارت و نقصان
 و خرچہ اخراجات جنگ و غیرہ کی کفالت اپنے ذمہ پر لیتے

استنبول

سرکار روم کا ارادہ بلا دخل غریب کے بالذات حربیوں اور مانی
 نگرین سے صلح و مصالحت کا پیغام کر سکا ہی۔
 باغیان مذکورہ راست پر نہ آوین اور سرکار مذکور کی تابعدار
 اختیار نہ کریں سو صورت میں پھر جنگ شروع ہوگی اور ان کے
 پس ماندہ مالک پر لشکر روم چڑھائی کر لگا۔ مقدمہ روم کا
 فیصلہ ہونہ قطعی طور پر ہین ہوا ہے اور پہلی مارچ تک صلح
 اٹھائی کی مدت باقی رہنے کے سبب سے فی الحال جنگ متوقف
 ہے مقدمہ مذکور کے انفضاء کی واسطے قسطنطنیہ میں منعقد ہوا تھا
 سو جہ اس لئے آئے تھے لگاتار کے سو جہ نوے تجویزون کو
 سرکار روم نے اقبال فرمایا فقط +

مکر و کید روسیہ

تمام باد فور سے ایک بار بھگارت نے یہ تحریر کیا ہے کہ

مطبوعہ نجر الاسلامین ناظم و مہتمم محمد شریف

الاسطیہ میں منعقد ہوا ہے سو جلسہ محض دہر کا دی اور دغا
 بازی کے ارادے سے بنا ہوا اسکو منعقد کرنے سے روسیہ کا یہ
 غرض ہے کہ جنگ کی تیاریوں کو کامل کرنے اور مبلغ حاصل کر کے
 کا بند و بست قرار واقعی عمل میں لائے۔ اپنے کو فرصت ملے اگر
 اس مکار کو ان ہرد و غرضوں کا سامنا ہوتا تو وہ فی الفور
 جنگ شروع کرتا سر ویہ کا حال مانڈ خس و خاشاک بکھو گیا ہی
 تو بھی جنرل پرنیف اسکو اپنے قبض و تصرف میں رکھتا اور اسکو
 عالم فستی سے حالت وجود میں لانا چاہتا ہے پرنس میلان
 جو مانڈ ایک کھلونیکے اسکے ماتہ میں پڑا ہوا ہی سو اس کے
 حسب خواہش عمل کرتا ہی مگر خرابی پر خرابی آٹھاتا ہے۔ فی الحال
 سر ویہ میں سولہ ہزار سپاہ روسیہ موجود ہین لیکن بہادران
 روم سے مقابلہ کرنے کے واسطے انہیں کب طاقت و قدرت ہی
 اور اٹھایا گیا ہے جو دے میدان محاربہ میں پھر قدم رکھ
 سکیں گے۔ سر ویہ میں اگر مذکورہ جماعت روسیہ ہنوتی تو اب تک
 ہر بیان پرنس میلان اور اسکے تمام خاندان و عیزہ کو ہٹکانے
 لگا دیتے اور ہلاک خارج کے کوئی وارث کو اسکے عوص میں نہ
 تخت پر مسلط کر دیتے۔ ریاست رو مانڈ کی خود مختاری و حفظ
 و امان کے کیفیل یورپ کے بڑے سلاطین ہین اور خاندان
 باہن زالرن کا اک شاہزادہ و مان کے تخت پر مسلط ہی۔
 رئیس مدد شاہ یونان کے مانڈ شاہ روسیہ کے خاندان کے
 لڑکی کو بیاہ کیا ہے اور سرکار روسیہ سے اسکو سالانہ زر کی مدد
 ہوتی ہے اور وہ ہمیشہ مانڈ جاسوس کے سرکار روم کے کو ایف
 زار کو تحریر کرتا ہی اور اس کا بیڑ خواہ ہے فقط +

مطبوعہ نجر الاسلامین ناظم و مہتمم محمد شریف

جواب پادری کی سیج انسانی ہیت رکھتا ہوا اور اس کا جسم وہی لطیف جسم ہے جس میں اوسٹج بعد قیامت کو اپنے بیرون کو دکھائے دیا تھا۔

جواب الجواب موحد ہکو کیون کر معلوم ہو کہ وہ انسانی ہیت رکھتا ہے اور وہ بعد قیامت کو اپنے بیرون کو دکھائی دیا تھا اون کے بیرون کی گواہی قابل تسلیم نہیں ہو سکتی بعد قیامت کے مسیح کا زندہ ہو کر آسمان پر انسانی ہیت سے چلے جانا کسی تواریخ میں نہیں لکھا بالوض محال اگر اون کے بیرون کی تحریر پر خیال کیا جائے تو بھی باریہ صداقت کو نہیں پہونچتا کیونکہ اون کی تحریر کا اعتبار اون کے بیشتر غلطیوں نے ہو دیا ہے۔

دوم جب مسیح روح القدس کے ذریعہ سے پیدا ہوا تو اور انسانی لفظ کا اشتعال دہین نہیں ہے تو پھر وہ کیون کر بغیر لفظ انسانی کے انسانی ہیت رکھتا ہے۔ اور اون کے انسانی ہیت کا اطلاق کیونکر صادق آسکتا ہے۔

سوم مسیح کا بشر ذنب باپ اور روح القدس سے روحانی ملنا چاہئے نہ تثلیث سے آپکو ناامیدی ماننی پڑے گی۔

چہارم اگر مسیح انسان ہے اور او میں انسانی روح ہے اور انسانی ہیت ہے تو پھر آپ کو ثابت کر دیا ہوگا کہ الوہیت روح القدس اور الوہیت اب اور الوہیت ابن کیونکر اور اگر جسم میں محدود ہو گئیں اور مرکز ادن کو قیامت کیونکر ہوئی کیا الوہیت کو بھی قیامت ہے۔

پنجم اگر مسیح ایسا ہے اور بعد قیامت آسمان پر گیا تو یوں

فرمائے کہ باب بیار روح القدس پھر تینوں ایک ہونے اور ان تینوں کی خصوصیت اور ہیت بھی ایک ہونی چاہیے اگر ایک خصوصیت اور شخصیت ہوتے تو تینوں کو کہہ دیجئے دراحت کے برابر شریک ہوتے اور تینوں کی انسانیت ہوتی سوال موحد (۷) یہ انجیل جواب موجود ہے اسکے کلام اللہ ہونے کا کیا ثبوت ہے۔

جواب پادری واضح ہو کہ یہ سوال بے موقع ہے جب تک کہ کتاب کی حقیقت ثابت نہ ہو تو اس کا الہامی ہونے کا سوال کہاں اور اگر کتاب حق ہے تو اس پر یقین کیون نہیں لاتے خواہ الہام سے ہو خواہ نہ ہو انجیل کا الہامی ہونے سے اس کے معتقدوں کے سوا کسی کو غرض نہیں ہے اگر اعتراض کیا جائے کہ جب تک انجیل کا الہام ہونا ثابت نہ کیا جائے تو ہم کیونکر اس کو یقین میں لا دیں تو ہم کہتے ہیں کیونکہ ہمیں بشر طیکہ وہ صدق حق سے تعین ہوئی کیا اس کو ماننا لازم نہیں ہے کیا محمدی حدیثوں کو ہمیں مانتے ہیں اور اس کا الہامی ہوینا کہاں ثبوت اسے سطح انجیل کو بھی منظور کیجئے۔

جواب الجواب موحد وہ کیا خوب یوں ہی ہے سوچے پادری صاحب نے کہہ دیا کہ یہ سوال بے موقع ہے ہم پوچھتے ہیں کیون بے موقع ہے۔ اچھا صاحب کتاب عہد جدید یعنی انجیل کی حقیقت ہے بیان کر دیجئے اور اس کا الہامی ہونا ثابت کیجئے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ آپ کا جواب بے موقع اور غلطی ہے اس سوال پر وہ سوال دیگر جواب دے

یا یوں سمجھئے کہ سوال از اسمان جواب ریسمان ہوگا۔
 انجیل کے حق ہونے میں شبہ ہی بلکہ اعتراض ہے کیونکہ
 اس میں کلام انسانی ملا ہوا ہے۔ اور آپ کا یہ دعویٰ
 بھی عقل سے خارج ہے کہ ایک کتاب کو حق جان کر پھر
 آپر الہام اور غیر الہام کا بھی شبہ رکھتے ہو حق وہی
 کتاب ہو کر تھی ہے جو الہامی ہوتی ہے اور انجیل کا
 الہامی ہونا اس کے معتقدوں کے اقوال سے ثابت ہے
 جسکا بیان آگے ہوگا۔ اور پیش بند ہی سے جو آپ نے
 آپ ہی میں اعتراض لکھا اور جواب مہمل دیا کہ جب تک
 انجیل کا الہامی ہونا اسکا ثابت نہ کیا جائے تو ہم کیونکر
 اسکو یقین میں لاویں۔ بیشک انجیل کا الہامی ہونا اور
 اسکا ثبوت آپکا ذمہ ہے۔ اور ہماری یہ ثابت کر دکھانا کہ
 وہ کتاب یعنی انجیل حق سے تصنیف ہوئی ہے یہ بھی آپکا
 ذمہ ہے کیونکہ ہر کو اس انجیل کے الہامی ہونے میں جانے
 کلام ہے۔ اور یہ جو پادری صاحب محمدی حدیثوں کو
 مثل انجیل کے سمجھتے ہیں اور ہر کو کہتے ہیں کہ اسطرح انجیل کو
 بھی تصور کیجئے سو یہ دعویٰ اداں کا لغو ہے کیا محمدی
 حدیث متحی کی انجیل بڑی جسکی سند تالیف کا بھی آرج
 تک پتہ نہیں کیا مرتس کی انجیل ہے جسکی زبان ہوز
 مشخص نہیں ہوئی کہ وہ کس زبان میں لکھی گئی کیا حدیث
 شریف کو مشاہدات یوحنا تھرا یا جس کے مولف کا حال
 بھی جو تھی صدیوں پہلے نہ معلوم کیا یہ حدیث شریف
 کا حال نہیں نامہ عبرانیان تصور کیا ہے جسکی نسبت یہ

گفتگو ہے کہ آیا وہ پو کو س کی تصنیف ہی یا نہیں اور
 وہ یونانی لکھا گیا تھا یا عبرانی میں۔ اور قرآن اسطرح
 جمع ہوا ہے کہ اٹھارہ سو برس کے بعد جسکے کاتب
 اور دیندار لوگ اپنی اپنی خواہش کے مطابق خوب خاک
 اڑا چکے اور دل کہوں کہو لکرا اصلاح و ترمیم کر چکے تب
 ایک شخص بیشک یقین کرنے اور نسخوں کا مقابلہ کر کے
 درست کرنے لگا۔ حاشا و کلا پادری صاحب ایسا گمان
 بد قرآن شریف اور حدیث شریف کے نسبت کر کے اپنی
 عاقبت و سوار میں اور ایک پاؤ گنہ کے بھی اپنی سخت
 ساری اور غضب بجا سے ماتھ اٹھا کر ان باتوں کو
 سنیں کہ باہر میں اور گروہس اور کسان شیش اور شیش مالا
 اور ڈاکٹر کیو اور ڈاکٹر ہیمڈ اور مل اور مارو اور اوڈ
 اور کین مل اور الی کلا رک اور سامین اور ملی نٹ اور
 پری میس اور ارجن اور سرل اور ڈوین اور گامٹ
 اور میٹالس اور اری نیس اور اپنی فامیس اور کیرزا اسم
 جیروم اور کریگری ناژین زن اور اہد جو اور تھیو فلکٹ اور
 یوتھی میس اور پی پیس اور یوسی پیس اور اتھالی کیش اور
 اگسٹین اور اسی ڈرو اور اور علماے متقدمین اور
 متاخرین عیسائی کا اقوال سے جھکولاڑوٹرا در حاشن
 وغیرہ نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے ثابت ہے میں پس
 ایسی انجیل کو ہم کسطح کلام اللہ مانیں۔
 مولانا موحید الرحمن اگر انسان نیکی و بدی کا
 پر قادر ہے تو نجات کا میح سے طالب ہونا اور اسکو

کہنے کو فرق نہیں کرتا تو اور دن کو کب مانع ہوں گے
 فافہم پس خداوند نے اون کو الگ ہی کے لئے اپنی
 رحمت کا مد سے بدست مبارک سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم ایک کتاب - خارق بین الصدق والکذب
 نازل کرے جسکو نزول جلال سے عیسیٰ اور مریم کا طعن و
 تشنیع اہل یہود سے پاک و صاف ہونا منکشف ہوا - اور
 اور یہ تو یہ اس کے نزول سے اپنی جلی شرارتوں سے
 مستغیر ہو کر - دین اسلام کو قبول کیا - اور تارکے لون کو تو
 محمدی سے منور کیا - نہ حق الباطل ان الباطل کان زہوقا
 کا مقصد ظاہر ہوا - صادقون نے صداقت کو برضا و رغبت
 خود منظور کیا - تارکے دوسرے ہوی نور جلوہ افروز ہوا - حیف
 صد حیف متغیبن اور متخلفین نے دشمنی اور خلل اندازی پر
 گریبان نہی - متمر دین اور متبدلین نے اپنی جہالت سے نا
 فرمانی شروع کی - مگر اونکو غنا و غنا سے کیا ہو سکتا تھا
 اور انکی نافرمانی کیا کر سکتی تھی - خداوند تو خود ہی محافظ
 دین اللہ ہے جس نے قر پر تہو کا آخر اس کے ہند پر ہی
 پڑا پس نظر انصاف سے اس محسن اور احسان کو دیکھو ایسا
 احسان کیا جس سے دین و ایمان کی سلامتی مقصور رہی اگر
 کوئی جہالت قبا سے ایسے محسن کا ممنون الاحسان ہوں - تو
 پہر بجز کفران نعمت کے کیا کہا جاوے - مجر صادق پر ہر دنیا فر
 ہے یعنی حق و باطل سے اکاہ کرنا - تسلیم لوگوں کی اختیار ہی
 بر رسولان بلاغ ہشد و بس - یہود کو ایسی جواب غفلت
 سے بہار کیا جس حالت میں اونکا دین و ایمان معرض ہلاکت

میں تھا - جنہوں نے ایمان کو سلامت رکھنا تھا کلام دہشت
 سے توبہ کر کے دایرہ اسلام کو قبول کیا - کیا ایمان کو ہلاکت
 سے بچانا کوئی چوٹا احسان ہے - ہرگز نہیں - قوم نصاریٰ
 نصاریٰ پر جو احسان ہوا ہے کچھ یہود سے کم نہیں - بلکہ
 زیادہ ہی - کیونکہ اہل یہود تو صرف بطلان بنوت مسیح ہی
 میں معقد تھے - لیکن یہ حضرات بطلان ذات باری میں
 ملوث ہیں - یہودی تو عیسیٰ پر وار کیا تھا - اوہنوں نے
 ذات صفات باری میں دست اندازی شروع کی - یہودی
 عیسیٰ کو نوذ باللہ ولد الزنا کہنا شروع کیا - ان حضرات
 نے خدا کو کبوتر کی قالب میں حلول کیا - اگر بادشاہ تلامیٹر
 کے لباس سے طہس ہو - کیا او سکودہ لباس زیب ہو -
 او سکوتام لوگ زمرہ مجاہدین سے شمار کریں گے - پس انکا
 بھی ایمان بادیہ تفاوت و وادیہ ضلالت میں گشت کرنا
 ہے - جب سے احکام محمدی ظاہر ہوئی تب سے خوبان
 مسلمان کی تردید اور تحریب ظاہر ہوئی - اس طرح پر کہ
 علماء مسیح کو بجز تسلیم اور کچھ چارہ نظر نہ آیا دیکھو یہ کیا
 احسان ہے کہ جو اصلی بات ہنی بے کم و کاست ظاہر کر
 دیئے - جسکا یہ نتیجہ حاصل ہوا کہ کئی لوگوں نے بیہدیت
 مادی مطلق - اس خبر کو منظور کر کے دین اسلام کو قبول
 کیا - جسکا دل ملوان تکذیب تھا اوہنوں نے اس صدق
 کو پیار کیا - افسوس اون کے حسب احوال مجھے یہ بیت کہنا
 پڑا **آری آری** صحت گل را سخا ہند جت زاغ -
 ایک صد جان میکند ہر دم خدای آن ہزار + رعیت

یہ قربانی کرتے تھے یا کو اپنی خوشی سے۔ اگر حکم خدا سے یہ قربانی
کرتے تھے تو ضرور خدای تعالیٰ کو کسی امر کی نشانی اپنے
بنی کو عطا فرمائے ہو گئے اور اگر نبی مذکور اپنی خوشی سے قربانی
کرتے تھے تو یہ کہنا لازم آیا کہ وہ ضرور کسی امر کے واسطے خدای
پاک کو رضا مند کرنا چاہتے تھے +

سوال ہفتہ: انجیل کے تحریف کو بابت میں گمان کرتا ہوں
 کہ جیسا اور اہل محمدی الزام رکھتے ہیں آپ بھی وہی تعلیم یافتہ
 ہونگے پس مہربانی فرما کر اسکا محرف ہونا بوجہ دیں کامل ثابت کج
 اول یہ کہ اسکی تحریف ہونیکا سبب دوم یہ کہ کس
 وقت میں اور کس نے او میں تحریف کی سوم یہ کہ کس مقام
 پر او میں تحریف ہوئی۔

سوال ششم اجماع اہل محمدی نجات پائیکا کلیہ وسیلہ چار جزیرہ
مقدم بختے ہیں اول روزہ دوم چنگا نماز سوم ذکا
چہارم حج پس ہسم دریافت کرتے ہیں کہ ہر ایک فرد بشر اہل
محمدی کے تین ان چار فرضوں کا ادا کرنا لازم آیا اگر کسی مستغفر
سے یہ چار چیز پوری یاد اہو سکیں تو اسکی نجات ممکن ہے یا کہ
غیر ممکن زیادہ والسلام فقط - راقم بندہ فرانسس لوئس
جواب مخدوم فرانسس لوئس صاحب زید مجددہ -

بعد نیاز آئند۔ سوالات مرسلہ آپ کی پہنچے بند نہایت ممنون ہو،
اگر اسی طرح کتابت جاری رہے عین عنایت ہے اور یہ جوابات اوکو
بنفایت اختصار ارسال خدمت ہیں جواب المجواب سے ضرور مشرف
فرمایا گیا۔ اقول باللہ العلی العظیم۔ جناب کے سوالات جس زور و
شور پر ہیں اسل انصاف کو معلوم ہون گے علاوہ اسکے آپ نے

کسی قاعدہ خاص سے صحت الفاظ بھی ناشاء اللہ نہایت کوشش
کی ہے چنانچہ لفظ محمدی کو تین مقام پر برعایت تثلیث اہل محمدی
قیاس کو قیاس بوجہ کامل کو بوجہ دلیل کامل کو اذکار نکات تحریر
فرمائی اور سوالوں کے جواب پس جو کچھ اس وقت ذہن
ناقص میں آیا ارشاد کرتا ہوں قولہ اہل محمدی الہام کو لانا
جواب عقل ایک بڑی نعمت عظمیٰ عطیہ باری تعالیٰ ہے کہ بس
سے نیک و بہ اجہا برا معلوم ہوتا ہے اور حق و باطل اور سیاہ
و سپید اور دن و رات میں تمیز ہوتی ہے جب عقل ہی ہونگی
تو الہام کو الہام نبی کو نبی کیونکر پہچانیں گے بلکہ خدا ہی کو پروردگار
عالم خالق و رزاق و مالک و مال ذلک کسلح جانیں گے پھر اس
الہام کے مطالب و مضامین بے عقل کیونکر دریافت کریں گے پھر یہ
امر کہ آیا یہ الہام ہے یا نہ اور اس الہام کا نفس مطلب کیا
ہے بجز عقل کس صورت سے پہچانیں گے عقل تو ہمارا مرین
مقدم ہے اللہ تعالیٰ انکو عقل سلیم عطا فرماوے آمین۔
قولہ خدا کی ذات قدوس الہ

جواب خدا کے ہریت کی حقیقت انسان کے عقل میں نہیں
آسکتی بیشک اس کے احاطہ اور اک سے بیرون ہے، لیکن عدم
اور اک سے محال ہونا نہیں لازم آتا اس لئے کہ عدم اور اک
اور ہے اور مخالف محال ہونا اور ہے۔

قولہ خدا کی نسبت کوئی امر الہی جواب خدا کی نسبت کوئی
 شے ایسی نہیں ہے کہ حسین وہ عاجز ہو بلکہ اوست کی قدرت کاملہ
 ہر ممکن کو شامل ہے پس قولہ دوزخ کے بابت الہی -
 جواب دوزخ ایک جگہ کا نام ہے کہ حسین انواع و اقسام

کے عذاب میں اور اس کا تہکا نا اللہ کو معلوم اور اس کی آیتوں
خدا کی پناہ قولہ جمہور علمای محمدی اس بات کے متوہین الخ
جواب سب خلق خدا ہی کے قدرت خدا ہی کے حکم و تصرف
میں ہے خدا ہی نے ان کو پیدا کیا ہی خدا ہی ان کو فنا
کر رہے جس طرح کہ عدم سے وجود میں لایا اور وجود سے عدم
میں لیجاتا ہے اویس طرح پھر یہ ہون کو زندہ کر گیا و ہو علی کمال
شیء قدیر قولہ قربانی جو اصل محمدی الخ جواب اس کا نتیجہ
ثواب و اجر و بجا آوری زبان الہی ہے چنانچہ اس کا ذکر قرآن
مجید و احادیث صحیحہ میں موجود وہم سنت حضرت ابراہیم علیہ السلام
اور یہ فعل اور کمال قیاس امر الہی تھا نہ اپنی خواہش اس لئے کہ
اللہ تعالیٰ نے بتا بر امتحان یہ حکم فرمایا تھا وہ جس اور نشانی کا
مطلب بندہ کے بغیر ناقص میں نہیں آیا براہ عنایت خاصہ صاف
لکھتے ہیں کہ جواب لکھا جاوے قولہ انجیل کی تریف کے بابت میں
گمان کرتا ہوں الخ جواب (۱) وہ توریت و انجیل کہ جو
زبان عبرانی میں تھی عیسائی کہلائیوں میں رائج و مشہور
ہیں ہے (۲) جو نوشتے کہ بنام توریت و انجیل اس قوم میں
رایج و مشہور ہیں وہ اصل میں توریت و انجیل نہیں ہیں اس لئے
کہ وہ توریت اور وہ انجیل زبان عبرانی میں تھی اور یہ نوشتے
جو دوسرے زبانوں میں پائے جاتے ہیں بجز اس کے کہ ساختہ و
نصاری کہے جائیں اور کچھ متصور نہیں ہو سکتی (۳) پس ان
نوشتوں کو کلام الہی و بنوی کہنا کذب صریح و فحش ہے۔
(۴) کوئی دلیل اس امر کی نہیں کہ یہ نوشتے صحیح و درست
ترجمہ مطلبی یا تحت لفظی اصل میں توریت و انجیل عبرانی کو ہیں۔

(۵) بسبب عدم رواج و اشتہار اصل میں توریت و انجیل
عبرانی میں نوشتے بنام زو توریت و انجیل وہی اصل متن بلا تغیر
کیونکہ باور ہو سکتے ہیں (۶) علوم و نحو و صرف و لغت و معانی
و بیان و بدیع و کتب محاورات و قواعد استنباط احکام الہی و بنوی
زبان عبرانی میں یکسر مفقود و گم ہیں اور کوئی راہ اسکی پیدا نہیں
کہ یہ ترجمے معلوم ہو سکیں کہ صحیح و درست اصل متن توریت و
انجیل کے ہیں (۷) ترجمہ تحت لفظی ایک زبان کا دوسرے زبان
میں معین مطلب اصل مطلب زبان اول کا نہیں ہو سکتا بلکہ
اکثر معین بر خلاف و غلط کا ہوتا ہے پس ترجمہ و ترجمہ مثلاً
لاطینی کا عربی اور عربی کا فارسی اور فارسی کا ہندی بجز غارت
کرنے اصل مطلب توریت و انجیل کے اور کیا متصور ہے۔
(۸) دین حقیقی دین توحید و اسلام ہی پس اس دین کے
دشمن جو کتاب بنام زو توریت و انجیل عبرانی خواہ ان کے
ترجموں کے پیش کریں وہ بسبب اعتباری ان لوگوں کے معتبر
و مستند نہیں ہو سکتی کہ فی الواقع کلام الہی یا اسکی ترجمہ صحیح
ہیں (۹) دشمن دین کے ہاتھ کا لقمہ دیا کہانا اور نہ ڈرنا
کہ اوہیں کچھ نہ رہا ہی خلاف عقل و ایمان ہے (۱۰) اگر کوئی
عیسائی کہے کہ اصل توریت عبرانی یہودیوں میں ہے تو ظاہر
ہے کہ وہ تو دشمن دین اسلام عیسوی و محمدی و دونوں کے درمیان
ہیں ان دشمنوں کے لئے نوشتوں کا کیا اعتبار کہ فی الواقع
کلام الہی و بنوی ہیں انتہی مخلصانہ بیاض سلالہ العلم و الفضل
والکمال قوت استاذی المعظم و المکرم رفع اللہ درجاتہ فی
الدارین پس الحمد للہ کہ انہیں سب وجوہ سے بے اعتبار کیا

لوشون کی ثابت ہو گئی اور لوشجات مذکورہ مرکز قابل احتجاج
 و استدلال اس خلاف نہیں مخالفین تا وقتیکہ ان سب وجوہ کے
 جواب شافی و کافی بذریعہ برگز کس قریت و بغیر سے دلیل نہ لائے
 اور اس امر کے ثبوت کی کس نے تحریف کی اور کب کی اور کس
 کس مقام پر اور کیوں کی کچھ ضرورت نہیں ہے اھ اس سنا تحریف
 کے ثبوت میں جناب سیدی سیدی میر حاتم علی صاحب سلو ربہ بار
 لٹاؤ نے نہایت شرح و بیان سے تحریر فرمائی ہے او کو
 ملاحظہ فرمایا لیجئے گا اس لئے میں نے اس مختصر پر توقف کیا ہے
 قولہ اجماع اہل محمدی نجات پانچا الہ جواب اہل اسلام
 عقاید حقہ خصوصاً توحید و رسالت و ایمان مجمل و تفصیل وغیرہ
 نجات کے لئے وسیلہ جانتے ہیں بعدہ اعمال میں اور ترک کرنا
 ان فرایض کا تین صورت پر ہے یا ازراہ انکار یا بلا انکار
 بلکہ بعد شرعی یا بلا عذر شرعی اگر ازراہ انکار کے ترک کیا مافر
 ہو گیا اگر بعد شرعی چھوڑا خدا مہاف کرینوالا ہے اگر بلا عذر
 شرعی کیا تو کب گناہ کبیرہ ہوا خدا کو اختیار ہی چاہے بخت سے
 چاہے عذاب کرے البتہ عمل کرنا ان پر استنجات سے ہی
 لعظ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین
 والحمد للہ رب العالمین - راقم کترین خلایق وزیر علی -

ایضاً نقل خط

مخدوم بندہ لوئیس فرانسس صاحب زید مجدہ - بوزنا
 آنکہ یہ چند سوالات بامید جواب ارسال خدمت میں جو شافی
 و محققانہ ارشاد ہوون یہ عذر پوچھ کہ عقل کو دخل نہیں الہیہ
 فرما کر نہ لائے را خدا کے نسبت کوئی امر ایسا بھی ہے کہ جس

میں وہ عاجز ہوا (۱۲) خدا اپنے کو قادرست مقدر و خالق سے
 مخلوق پاکم سے کہموم غالب سے مغلوب کر سکتا ہے یا نہ (۱۳)
 مقدور و مخلوق و مملوم و مغلوب ہونا صفت مخلوق ہی یا خالق
 (۱۴) خدا کی ذات میں تغیر جائز ہے یا نہ (۱۵) خدا کی ذات و
 صفات مختلفہ مخلوق سے پاک ہے یا نہ (۱۶) قدیم بالذات کی
 تعریف بیان کیجئے (۱۷) خدا کی ذات مثل مخلوق فنا و عدم
 پذیر ہے یا نہ (۱۸) خدا اپنے کو فانی و مودوم کر سکتا ہے یا نہ
 (۱۹) خدا اپنے ہمسرہ ہر تہہ پیدا کرنے پر قادر ہے یا نہ (۲۰)
 خدا کے ہمسرہ ہر تہہ ہونا ممکن ہے یا نہ (۲۱) ذات پاک خدا
 ستالی میں صفات مختلفہ مخلوق کا ثابت کرنا باعث قہات علوی
 مرتبت الوہیت ہی یا نہ (۲۲) اجتماع نفیضین حقیقین جائز ہے
 یا نہ (۲۳) قدیم بالذات و حادث باہم نفیض حقیقی ہیں یا نہ
 ہو نیکی وجہ ظاہر نہ ہو نیکی وجہ بدلائل معقول بیان کیجئے (۲۴)
 اگر کسی جگہ اجتماع نفیضین جائز ہو جاوے تو غیر مذہب و
 بھی اپنے مفید مطلب کی واسطے اجتماع یہ نفیض جائز کر سکتے ہیں
 یا نہ - یہہ سوالات کہنے کو تو لکھا ہوں پر جواب کی امید نہیں
 پائی جاتی ہے یقین ہے کہ ان کے جواب نہ آپ لکھیں گے نہ آپ کے جواب
 براہی دینگے سوائے اس پرانی گیت کے کہ عقل کو دخل نہیں
 کوئی دوسرا ترانہ نہ سنائی دیکھا ان سوالوں کو لیجئے اور یہ
 پوچھنے کے اندر جواب عقیدہ تحقیقہ لاوتیجئے اور اگر اور کچھ منظور
 ہو تو آپ کی برادری میں دی کیا کم ہیں - راقم خاکسار وزیر علی

بقیہ خط عشرہ گذشتہ

اور انھماک مستلزم جہل و نادانی کو ہی یعنی جب صفت علم